

خدمت جناب حضرت مولانا شیخ الحدیث مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دہلیت برکتہ العالمیہ

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

لعدۃ امیر ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ دعا ہے کہ آپ کی زندگی میں اللہ عزوجل عزت ہمارے جیسے کم علم کے واسطے برکت عطا فرمائیں۔

حضرت مفتی صاحب ایک مسئلہ کو سمجھا رہے ہیں۔ مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین بار کہے کہ میں نے تم کو چھوڑا ہے یا یوں کہے کہ میں نے تم کو آزاد کیا ہے۔ تو ان الفاظ سے تین طلاقیں واقع ہوگی یا ایک طلاق رجعی۔

بندے کو اس دوسری اور تیسری طلاق کی حقوق اور عدم حقوق کے بارے میں کچھ شبہ پیدا ہوا ہے جسے حل کرنے کے واسطے حضرت دامت برکاتہ علیہم سے رجوع کرتا ہوں۔ شبہ ہے کہ فتاویٰ عثمانی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۷۹ فتویٰ نمبر ۵۸۶/۱ میں البائن لا یلیح البائن کے سوال اور جواب سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ تو آزاد ہے کہ الفاظ بااعتبار اصل و صحت کنایہ ہے۔ لہذا وہ طلاق سابق (خواہ وہ صریح ہو یا کنایہ) سے عدت کے دوران لاحق نہیں ہوں گے۔

لیکن اس سے چند صفحات پہلے صفحہ (۳۷۳ فتویٰ نمبر ۱۹/۲۳۱) میں تین مرتبہ لفظ چھوڑا سے تین طلاقیں مغالطہ کی وقوع کا فتویٰ دی گئی ہے

برائے ہیرمانی شبہ حل کر کے جواب سے مطلع فرمائیں

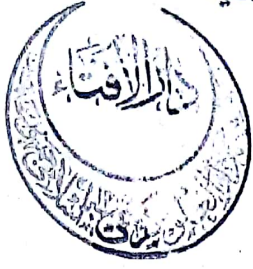
والسلام

مفتی رفیع اللہ رحمانی

(جواب منسک ہے)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب حامدًا ومصليًا



جواب سے پہلے بطور تمہید چند باتیں ملاحظہ فرمائیں۔
(الف)۔۔۔ طلاق صریح کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ صریح رجعی

۲۔ صریح بائن۔

(ب)۔۔۔ آجکل ہمارے عرف میں بہت سے الفاظ کنایات طلاق میں صریح بن چکے ہیں، ان سے بغیر نیت کے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اگرچہ اصل وضع کے اعتبار سے وہ کنایہ ہیں، البتہ ان میں سے بعض الفاظ سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور بعض سے بائن واقع ہوتی ہے۔

حرام، آزاد اور چھوڑنا الفاظ کنایات میں سے ہونے کے باوجود طلاق میں صریح بن چکے ہیں، ان سے بغیر نیت کے طلاق واقع ہو جاتی ہے، البتہ لفظ حرام سے طلاق بائن اور لفظ آزاد اور لفظ چھوڑنا سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔ (البتہ لفظ آزاد اور لفظ چھوڑنا سے طلاق کے وقوع کیلئے طلاق کا قرینہ پایا جانا ضروری ہے)

(ج)۔۔۔ جو الفاظ کنایات طلاق میں صریح بن چکے ہیں، ان میں سے جن الفاظ سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے وہ البائن لایلیحق البائن کے حکم میں ہیں اور جن الفاظ سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے، وہ الصریح یلیحق الصریح کے حکم میں ہیں، البتہ ایسی رجعی طلاق جو اصل وضع میں کنائی ہو بائن سے لاحق نہیں ہوگی۔

تمہید کے بعد سوال کے جواب کو ملاحظہ فرمائیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے تین بار یہ الفاظ کہے "تم آزاد ہو یا تم کو چھوڑا" تو اس سے اس کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی، کیونکہ یہاں سابق طلاق رجعی ہے، البتہ استفتاء میں فتاویٰ عثمانی کے دو مسئلوں کے حوالے سے جو شبہ ذکر کیا گیا ہے دراصل وہ شبہ فتاویٰ عثمانی جلد دوم صفحہ نمبر ۷۶۳ میں ذکر کردہ سوال میں "لفظ آزاد" سے پیدا ہوا ہے جبکہ حضرت دامت برکاتہم العالیہ نے اس کا جو جواب ذکر کیا ہے اس کا مدار اس بات کو بنایا ہے کہ اگر کوئی لفظ اصل وضع کے اعتبار سے کنائی ہو لیکن پھر وہ طلاق بائن میں صریح بن جائے تو وہ لائق اور عدم لائق میں بائن کے حکم میں ہی ہوگا یعنی ایسے الفاظ پر "البائن لایلیحق البائن" والا حکم ہی لگے گا، پھر اس بات کی وضاحت سوال کے مطابق لفظ حرام والے مسئلے سے کی کیونکہ لفظ حرام اب طلاق بائن کے واقع ہونے میں صریح بن چکا ہے، حضرت دامت برکاتہم العالیہ نے جو اب میں لفظ آزاد سے تعرض نہیں کیا کیونکہ "آزاد اور چھوڑا" یہ دونوں لفظ طلاق رجعی

(جاری ہے۔۔۔)

میں صریح بن چکے ہیں ان پر "البائن لا يلحق البائن" والا حکم نہیں لگے گا بلکہ ان پر "الصریح يلحق الصریح" والا حکم لگے گا۔ مذکورہ تفصیل کے مطابق فتاویٰ عثمانی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۳۳ اور ۳۷۶ پر مذکور دونوں مسئلوں میں کوئی تعارض نہیں، دونوں اپنی اپنی جگہ درست ہیں

(الف، ب)-----

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (۳ / ۲۵۰)

مطلب الصریح نوعان رجعي وبائن ففي البدائع أن الصریح نوعان: صریح رجعي، وصریح بائن. فالأول أن يكون بحروف الطلاق بعد الدخول حقيقة غير مقرون بعوض ولا بعدد الثلاث لا نصا ولا إشارة ولا موصوف بصفة تنبئ عن البينونة أو تدل عليها من غير حرف العطف ولا مشبه بعدد أو صفة تدل عليها. وأما الثاني فيخلافه، وهو أن يكون بحروف الإبانة بحروف الطلاق، لكن قبل الدخول حقيقة أو بعده، لكن مقرونا بعدد الثلاث نصا أو إشارة أو موصوفا بصفة تنبئ عن البينونة أو تدل عليها من غير حرف العطف، أو مشبها بعدد أو صفة تدل عليها. اهـ.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (۳ / ۳۰۶)

(الصریح يلحق الصریح و) يلحق (البائن) بشرط العدة (والباين يلحق الصریح) الصریح ما لا يحتاج إلى نية بائنا كان الواقع به أو رجعيا فتح، (قوله بائنا كان الواقع به أو رجعيا) يؤيده ما قدمناه في أول فصل الصریح عن البدائع من أن الصریح نوعان: صریح رجعي، وصریح بائن،

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (۳ / ۲۹۹)

ثم اعلم أن ما ذكره من الإيراد والجواب المذكور في البرازية أيضا، ومقتضى الجواب وقوع الرجعي به في زماننا لأنه لم يتعارف إيقاع البائن به فإن العامي الجاهل الذي يخلف بقوله علي الحرام لا أفعل كذا لا يميز بين البائن والرجعي فضلا على أن يكون عرفه إيقاع البائن به، وإنما المعروف عنده أن من حنث بهذا اليمين يقع عليه الطلاق مثل قوله علي الطلاق لا أفعل كذا، وقد مر أن الوقوع بقوله علي الطلاق إنما هو للعرف لأنه في حكم التعليق، وكذا علي الحرام وإلا فالأصل عدم الوقوع أصلا كما في طلاقك علي كما تقدم تقريره، فحيث كان الوقوع بمهذين اللفظين للعرف ينبغي أن يقع بهما المتعارف بلا فرق بينهما، وإن كان الحرام في الأصل كناية يقع بها البائن لأنه لما غلب استعماله في الطلاق لم يبق كناية، ولذا لم يتوقف على النية أو دلالة الحال، ولا شيء من الكناية يقع به الطلاق بلا نية أو دلالة الحال كما صرح به في



(جاری ہے۔۔۔)

البدائع، ويدل على ذلك ما ذكره البيهقي عقب قوله في الجواب المار إن المتعارف به إيقاع البائن لا الرجعي، حيث قال ما نصه: بخلاف فارسية قوله سرحتك وهو " رهاء كردم " لأنه صار صريحا في العرف على ما صرح به نجم الزاهدي الخوارزمي في شرح القدوري اه- وقد صرح البيهقي أولا بأن: حلال الله علي حرام أو الفارسية لا يحتاج إلى نية، حيث قال: ولو قال حلال " أيزدبروي " أو حلال الله عليه حرام لا حاجة إلى النية، وهو الصحيح المفتي به للعرف وأنه يقع به البائن لأنه المتعارف ثم فرق بينه وبين سرحتك فإن سرحتك كناية لكنه في عرف الفرس غلب استعماله في الصريح فإذا قال " رهاكردم " أي سرحتك يقع به الرجعي مع أن أصله كناية أيضا، وما ذاك إلا لأنه غلب في عرف الفرس استعماله في الطلاق وقد مر أن الصريح ما لم يستعمل إلا في الطلاق من أي لغة كانت، لكن لما غلب استعمال حلال الله في البائن عند العرب والفرس وقع به البائن ولولا ذلك لوقع به الرجعي.

والحاصل أن المتأخرين خالفوا المتقدمين في وقوع البائن بالحرام بلا نية حتى لا يصدق إذا قال لم أنو لأجل العرف الحادث في زمان المتأخرين، فيتوقف الآن وقوع البائن به على وجود العرف كما في زمانهم. وأما إذا تعورف استعماله في مجرد الطلاق لا بقيد كونه بائنا يتعين وقوع الرجعي به كما في فارسية سرحتك ومثله ما قدمناه في أول باب الصريح من وقوع الرجعي بقوله " سن بوش " أو " بوش " أول في لغة الترك مع أن معناه العربي أنت خلية، وهو كناية لكنه غلب في لغة الترك استعماله في الطلاق، وهذا ما ظهر لفهمي القاصر، ولم أر أحدا ذكره وهي مسألة مهمة كثيرة الوقوع فتأمل، ثم ظهر لي بعد مدة ما عسى يصلح جوابا، وهو أن لفظ حرام معناه عدم حل الوطاء ودواعيه وذلك يكون بالإيلاء مع بقاء العقد وهو غير متعارف، ويكون بالطلاق الراجع للعقد، وهو قسمان: بائن ورجعي، لكن الرجعي لا يحرم الوطاء فتعين البائن وكونه التحق بالصريح للعرف

(ج)----

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (٣ / ٣١٠)

(قوله أو أبنتك بتطبيقه) عطف على بائن الثانية أي أنت بائن أبنتك بتطبيقه. اهـ. ح وأشار به إلى أنه لا يشترط اتحاد اللفظين فشمّل ما إذا كان الأول بلفظ الكناية البائنة أو الخلع أو الطلاق الصريح إذا كان على مال أو موصوفا بما ينسب عن البينونة كما علم مما قدمناه بعد كون الثاني بلفظ الكناية البائنة

(جاری ہے۔۔۔)

كالخلع ونحوه مما يتوقف على النية ولو باعتبار الأصل كانت حرام، بخلاف
الكناية الرجعية فإنها في حكم الصريح فتلحق البائن كما مر
الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (٣ / ٣٠٦)

وأما الكناية الرواجع كاعتدي واستبرئي رحمك وأنت واحدة وما ألحق بها فإنها
وإن كانت تلحق البائن في ظاهر الرواية بشرط النية لكنها لما وقع بها الرجعي
كانت في معنى الصريح كما في البدائع: أي فهي ملحقة بالصريح في حكم
اللاحق للباين، أفاده في البحر.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (٣ / ٣٠٦)

قال ح: ولا يرد أنت علي حرام على المفتي به من عدم توقفه على النية مع
أنه لا يلحق البائن، ولا يلحق البائن لكونه بائنا لما أن عدم توقفه على النية
أمر عرض له لا بحسب أصل وضعه. اهـ.

وفي المنصوري شرح المسعودي للراسخ المحقق أبي منصور السجستاني: المختلعة
يلحقها صريح الطلاق إذا كانت في العدة، والكناية أيضا تلحقها إذا كانت
في حكم الصريح كاعتدي إلخ. ثم قال: والكنائيات والبوائن لا تلحقها أي
المختلعة، وإن كان الطلاق رجعيا يلحقها الكنائيات لأن ملك النكاح
باق..... قال في فتح القدير: الحق أنه يلحقها لما سمعت من
أن الصريح وإن كان بائنا يلحق البائن ومن أن المراد بالبائن الذي لا يلحق
هو ما كان كناية..... والله سبحانه وتعالى أعلم.

شهاد لس

محمد اويس سيالكوتي عفي عنه

دار الافتاء جامعه دارالعلوم كراچي
١٩ / ربيع الاول / ١٤٤٠ هـ

الجواب صحیح
شہد محمد رفیق عثمانی عفی عنہ
١٨ - ٣ - ١٤٤٠ م



الجواب صحیح
اشرف محمود عفی عنہ

١٩ / ٣ / ١٤٤٠ هـ
2018-11-28



الجواب صحیح

١٦ / ٣ / ١٤٤٠ هـ

الجواب صحیح

٢٠ / ٣ / ١٤٤٠ هـ



الجواب صحیح
شہد محمد الحسن عفی عنہ
٩ / ٣ / ١٤٤٠ هـ

الجواب صحیح
شہد محمد اعجاز عفی عنہ
٢ / ٣ / ١٤٤٠ هـ

الجواب صحیح
شہد محمد یعقوب عفی عنہ
٢ / ٣ / ١٤٤٠ هـ